السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ نے تفسیر ثنائی میں فرمایا ہے کہ جنت میں دو زوجیں ملیں گی۔ اور ستر حوروالی حدیث صحیح نہیں ہے۔ اگر دنیا میں ایک شخص کی یکے بعد دیگرے چار یا دس زوجہ ہوگئیں ہیں۔ توان کو کل ملنا چاہیے کہ یا صرف دو؟ اگر جنتی ہزار زوجہ کا طالب ہو تو ملیں گی یا نہیں تو۔ لَهُمَّا يَشَاءُونَ کا کیا مطلب ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو عورت جس مومن کے نکاح میں مرے گی۔ وہ اسی کو ملے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ ادخُلُوا الجَنَّةَ أَنتُم وَأَزوٰجُكُم تُحبَرونَ ٧٠ (پ25ع13) تفسیر ثنائی میں جہاں دو عورتوں کا لکھا ہے۔ اس سے مراد ایک دنیا کی (عورت اور ایک جنت کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَزَوَّجنٰهُم بِحورٍ عينٍ ٢٠ یک بیوی والے کے لئے ہے ہر ایک کے لئے نہیں جنتی جو خواہش کرے۔) اس کو بے شک ملے گا۔ (اہل حدیث جلد 40 نمبر 35۔

شرفیه

قول باری تعالیٰ۔ ادخُلُوا الجَنَّةَ کا متقاضی یہ ہے کہ جس مومن کی ازواج اس کے نکاح میں مری ہیں۔ اگر وہ جنت میں بھی جایئں گی تو اس کو ملیں گی۔ جتنی بھی ہوں گی تعداد کی کوئی شرط نہیں۔ یہ چار کی تعداد صرف دنیا میں ہے۔ اور حدیث نبوی ﷺ :ل كل امري منهم زوجتان من الحورالعين يري منع موقهن من وراء العظم من الحسن (متفق علیہ۔ مشکواۃ۔ آص 496) یہ علاوہ ان دنیاوی ازواج کے ہوں گی۔ جن کی یہ صفت بیان کی گئی ہے بظاہر تو یہ حوریں جنت کی مخلوق ہے معلوم ہوتی ہیں۔ مولانا مرحوم کی توجیہ بھی ممکن ہے۔ ایسے۔ لَهُم مايَشاءونَ فيها وَلَدَينا مَزيدٌ ٣٥ (پ26ع17) کا انعام ملا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص153

محدث فتویٰ